60259-اگر والد فجر کی نماز مسجد میں ادا کرنے سے منع کرتا ہو تو کیا بیٹا اس کی اطاعت کرے ؟

سوال

میری عمر سولہ برس ہے اور مسجد ہمارے گھر کے بہت قریب ہے، لیکن والد صاحب مجھے فجر کی نماز کے لیے مسجد نہیں جانے دیتے، اور باقی نمازیں مسجد میں ادا کرنے دیتے ہیں، کہ مجھے خدشہ ہے آپ کو کوئی حادثہ نہ پیش آجائے، کیونکہ ہمارے اور گھر کے مابین ایک چوراہا آتا ہے، یعنی دو سڑکیں ملتیں ہیں، حالانکہ میں نے والد صاحب کو آیات اور احادیث پیش کر مطمئن کرنے کی کوشش کی ہے، لیکن کوئی فائدہ نہیں ہوا، تو کیا میں ان کے علم کے بغیر مسجد میں نماز کے لیے چلا جاؤں ؟

پسندیدہ جواب

اول :

ہمارے سائل بھائی ابتدا میں ہم نماز پنجگانہ مسجد میں ادا کرنے میں آپ کی اس ہمت کی داد دیتے ہیں، اور اللہ تعالی سے آپ کے لیے دین پر استقامت کی دعا کرتے ہیں، اور دعا ہے کہ آپ کے والد کی جانب سے اس طرح کے تصرفات آپ کی استقامت میں خلل پیدا نہ کریں، اور خیر وہدایت کے کاموں سے پیچھے نہ ہٹائیں.

آپ کے سوال کا جواب دینے سے قبل ایک بہت ہی اہم اور ضروری چیز کا ذکر کرنا ضروری سمجھتے ہیں، اور وہ درج ذیل ہے :

والدین کی اطاعت وفرمانبرداری اور ان کے ساتھ حسن سلوک فرض ہے اللہ سبحانہ وتعالی نے اپنی کتاب عزیز قرآن مجید میں بہت سے مقامات پر اس کی وصیت کرتے ہوئے فرمایا :

{اور صرف اللہ تعالی کی عبادت کرو، اور اس کے ساتھ کسی کو بھی شریک مت کرو، اور والدین کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آؤ} النساء (36).

اور ایک مقام پر اس طرح فرمایا :

{اور آپ کا رب صاف صاف حکم دے چکا ہے کہ تم اس کے سوا کسی اور کی عبادت نہ کرنا، اور والدین کے ساتھ احسان کرنا، اگر تیری موجودگی میں ان میں سے ایک یا دونوں بڑھاپے کو پہنچ جائیں تو ان کے آگے اف تک نہ کہنا نہ انہیں ڈانٹ ڈپٹ کرنا، بلکہ ان کے ساتھ ادب واحترام سے بات چیت کرنا، اور عاجزی ومحبت کے ساتھ ان کے سامنے تواضع کا بازو پست رکھنے رکھنا، اور دعا کرتے رہنا کہ اے میرے پروردگار! ان پر ویسا ہی رحم کر جیسا انہوں نے میرے بچپن میں میری پرورش کی} الاسراء (23-24).

آپ کو علم ہونا چاہیے کہ آپ پر والدین کی اطاعت لازم ہے، لیکن اللہ تعالی کی معصیت ونافرمانی میں آپ ان کی اطاعت نہیں کر سکتے؛ کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

"اللہ تعالی کی معصیت میں اطاعت نہیں، بلکہ اطاعت تو نیکی اور معروف میں ہے"

صحیح بخاری حدیث نمبر (6830) صحیح مسلم حدیث نمبر (1840)

اور رہا مسئلہ نماز باجماعت کا مسئلہ تو نماز باجماعت ادا کرنا فرض ہے اور والد کے لیے مکلف بیٹے کو اس سے منع کرنے کا کوئی حق حاصل نہیں، بلکہ والدین کو چاہیے کہ وہ اپنی اولاد کو اس کی ترغیب دیں، اور اس پر ابھاریں، اور اگر والد بیٹے کی جانب سے اس فرض کی ادائیگی میں تقصیر اور کوتاہی محسوس کرے تو وہ اسے اس مسئولیت کی یاددہانی کروائے جو اس پر ڈالی گئی ہے،

اس ذمہ داری کے متعلق حساب وکتاب کے دن اللہ تعالی کو جواب دینا ہوگا، اس لیے وہ اپنی رعایا اور ماتحت افراد کو نیکی کا حکم اور برائی سے منع کرے، اور ان پر رب کی جانب سے جو واجبات ہیں انہیں یاد دلائے، اور اس میں سستی و کاہلی کرنے کے خطرناک انجام کو ان کے سامنے رکھے.

اور اگر والد اپنی اولاد کے حق میں کسی قسم کی کوتاہی کرتے ہوئے انہیں نیکی کا حکم نہیں دیتا، اور برائی سے منع نہیں کرتا، اور نہ ہی خیر کے کاموں کی ترغیب دلاتا، اور شر و برائی کے کاموں سے ڈراتا نہیں تو یہ والد اپنی اولاد کے حرام کاموں کے ارتکاب، اور واجبات میں کوتاہی کا ذمہ وار ہے.

اور اگر معاملہ یہاں تک پہنچ جائے کہ والد اپنی اولاد کو اللہ تعالی کے فرض کردہ واجبات سے منع کرتا ہے، تو اس وقت اللہ تعالی کی معصیت میں والد کی اطاعت و فرمانبرداری نہیں ہوگی، یا اس کے کہنے پر اللہ تعالی کا فرض کردہ کام ترک نہیں کیا جائیگا.

اگر والد بیٹے کو سب یا بعض نمازیں باجماعت ادا کرنے سے منع کرے تو یہ معصیت و نافرمانی کا حکم ہے، اس وقت اس کی اطاعت و فرمانبرداری نہیں کی جائیگی، لیکن اس کے باوجود والد کے ساتھ حسن سلوک اور نیکی کے ساتھ پیش آیا جائیگا.

آپ کا یہ سوال کہ آیا آپ چوری چھپے نماز فجر کے لیے جاسکتے ہیں؟

اس کا جواب یہ ہے کہ: ایسا کرنا آپ کے لیے اچھا اور بہتر ہوگا، لیکن آپ کے والد کے لیے اس اعتبار سے برا ہوگا کہ اسے معلوم ہی نہیں، جب تک آپ کے والد آپ کو نماز باجماعت سے منع کرتے ہیں وہ معصیت کے مرتکب ہو رہے ہیں، حتی کہ اگر آپ اس کے علم کے بغیر بھی نماز کے لیے جائیں تو وہ گناہ سے نہیں بچیں گے، کیونکہ وہ تو آپ کو برائی کا حکم دے رہے، اور نیکی سے منع کر رہے ہیں.

حتی کہ اگر آپ ان کے علم کے بغیر نماز کے لیے بھی چلیں جائیں، اس لیے آپ کو پہلے تو والد صاحب کو شرعی حکم کے ساتھ مطمئن کرنے کی کوشش کریں، اگر وہ آپ کی بات نہیں سنتے یا آپ کو چھوٹا سمجھتے ہیں تو کسی اور شخص کے ذریعہ ہی انہیں مطمئن کریں، اور اگر وہ پھر بھی قبول نہ کریں تو آپ کے لیے بغیر اجازت اور ان کے علم کے بغیر جانے میں کوئی حرج نہیں، لیکن آپ مسجد جاتے ہوئے راستے میں احتیاط سے کام لیں.

دوم:

ہم آپ کے والد کو کہتے ہیں اللہ تعالی انہیں ہدایت سے نوازے کہ اللہ تعالی نے ان پر بہت عظیم ذمہ داری ڈال رکھی ہے، جو کہ اپنی بیوی بچوں کی تعلیم اور نصیت کی ہے.

بخاری اور مسلم شریف کی حدیث میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

"تم میں سے ہر ایک ذمہ دار ہے، اور اسے اس کی رعایا کی ذمہ داری کے متعلق سوال کیا جائیگا، مرد اپنے گھر والوں کا ذمہ دار ہے، اور اسے اس کی اس رعایا کے متعلق سوال کیا جائیگا"

اور پھر اللہ تعالی نے آپ کو حکم دیا ہے کہ آپ اپنے آپ اور اپنے اہل و عیال کو جہنم کی آگ سے محفوظ کریں.

فرمان باری تعالی ہے:

.{اے ایمان والو! تم اپنے آپ اور اپنے اہل و عیال کو اس آگ سے بچاؤ جس کا ایندھن لوگ اور پتھر ہیں، اس پر سخت قسم کے ایسے فرشتے مقرر ہیں، جو اللہ تعالی کے حکم کی نافرمانی نہیں کرتے، اور وہ وہی کچھ کرتے ہیں جو انہیں حکم دیا جاتا ہے}.التحریم (6).

اور نماز کے حکم کے میں اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے :

{اور آپ اپنے گھر والوں کو نماز ادا کرنے کا حکم دیں، اور خود بھی اس پر جمارہ ہم تجھ سے روزی طلب نہیں کرتے، بلکہ ہم خود تجھے روزی دیتے ہیں اور آخر میں بول بالا پرہیز گاری کا ہی ہے} طہ (132).

ابن قیم رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں :

"جس نے بھی اپنے بچے کی تعلیم میں سستی کی اور تعلیم کا خیال نہ رکھا، اور بچے کو بیکار چھوڑ دیا تو اس نے بہت غلط کام کیا، اکثر بچوں کی خرابی ان کے والد کی جانب سے ہوتی ہے کیونکہ وہ ان کی تعلیم و تربیت کا خیال نہیں کرتے، اور انہیں دین کے فرائض اور سنن کی تعلیم نہیں دیتے، تو انہیں چھوٹی عمر میں ضائع کر بیٹھتے ہیں، اور خود بھی کوئی فائدہ حاصل نہیں کر پاتے، اور جب اولاد بڑی ہو جاتی ہے تو والدین کو بھی کوئی نفع نہیں دیتی" انتہی

دیکھیں : تحفۃ الودود صفحہ نمبر (229).

ہم آپ سے ایک بہت ہی اہم سوال کرتے ہیں :

آپ نماز فجر میں کہاں ہیں ؟! کیا نماز فجر کی باجماعت ادائیگی آپ پر فرض نہیں تھی ؟! کیا آپ اپنے گھر والوں اور بچوں کے لیے قدوہ اور نمونہ نہیں بن سکتے کہ مسجد میں جا کر نماز فجر باجماعت ادا کریں ؟!

اگر آپ ایسا کرتے ہیں تو آپ نے اللہ تعالی کی جانب سے اپنے اوپر ایک واجب کی ادائیگی کی، اور مسجد میں نماز ادا کرنے پر اپنے بچے کی بھی معاونت اور مدد کی ہے، اور اس طرح آپ اس کے اکیلا مسجد جانے کے خوف سے بھی بچ جائیں گے.

اے عزیز والد آپ کو علم ہونا چاہیے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں بتایا ہے کہ جو شخص نماز فجر ادا کرتا ہے وہ اللہ تعالی کے ذمہ میں ہے تو آپ ایسے شخص کے متعلق کیوں خوفزدہ ہیں جو اللہ تعالی کی ذمہ اور حفظ و امان میں ہے ؟!

جندب بن عبد اللہ رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"جس نے صبح کی نماز ادا کی وہ اللہ تعالی کی حفظ و امان اور اس کے ذمہ میں ہے"

صحیح مسلم حدیث نمبر (657).

یہاں ذمہ سے مراد ضمانت، اور حفظ و امان مراد ہے، جیسا کہ امام نووی کا کہنا ہے.

ہماری اللہ تعالی سے دعا ہے کہ آپ کو امانت کی ادائیگی کی توفیق نصیب فرمائے، اور آپ اپنے اہل و عیال کے لیے بہترین قدوہ اور نمونہ بنیں، اور مسجد میں نمازیں ادا کرنے میں اپنے بیٹے کے مدد و معاون بنیں.

واللہ اعلم.